قبولیت عمل کی شرط ، حلال کمائی

بغیر کسی شدید مجبوری کے سوال کرنا اور بھیک مانگنا کبیرہ گناہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ’’جو شخص اپنے سو مانگنے کا عادی بنا لے وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کی کوئی بوٹی نہ ہوگی‘‘ **(بخاری و مسلم)**

مسلم، ابوداؤد اور نسائی کی روایت ہے کہ صرف 3 قسم کے لوگوں کیلئے سوال کرنا جائز ہے:

☆ وہ ضامن جس نے کسی کے مال کی ضمانت دی ہو اور اس کا مال کسی آفت کی وجہ سے تلف ہو چکا ہو۔ وہ مطلوبہ مال حاصل ہونے تک سوال کرسکتا ہے۔

☆ جس کا مال کسی آفت کی وجہ سے تباہ و برباد ہو چکا ہو وہ پیٹ بھرنے کی حد تک سوال کرتا ہے

☆ فاقہ میں مبتلا شخص جس کے محلے یا بستی کے 3 سمجھدار لوگ اس بات کی شہادت دیں کہ وہ فاقہ سے ہے، جب تک اس کی گزر بسر کا انتظام نہیں ہوتا وہ سوال کرسکتا ہے۔ ان کے علاوہ جو شخص سوال کرتا ہے وہ حرام خور ہے۔

افسوس آج مسلمان معاشروں میں گداگری ایک پیشہ بن گیا ہے اور بعض بھکاری جب مرتے ہیں تو ان کی جیبوں اور بعض کے اکاؤنٹ سے لاکھوں روپے برآمد ہوتے ہیں۔ جادو، گنڈے، تعویز، فال گیری، علم نجوم اور کاہن، قسمت کا حال بتانے والے، گمراہ پیر اور دیالے رزق حرام کے ساتھ شرک کے بڑے بڑے مرکز بنا کر گمراہی کا جال پھیلائے بیٹھے ہیں جو لوگوں کے عقائد بھی خراب کر رہے ہیں اور ساتھ ہی ان کی جیبوں کا بھی صفایا کر رہے ہیں۔ صرف جاہل ہی نہیں بڑے بڑے پڑھے لکھے جدید تعلیم یافتہ مرد اور بڑی تعداد میں عورتیں ان شیطانوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ’’جس نے کسی کاہن کی بات کی تصدیق کی اس نے اس چیز کا انکار کیا جو میں لایا ہوں (یعنی قرآن مجید)‘‘، دوسری روایت ہے ’’جس نے کسی سے غیب کی خبر دریافت کی (یعنی کسی کاہن کے پاس اس غرض سے گیا) 40 روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی‘‘۔

جادوگروں کا کاروبار پورے عروج پر ہے حالانکہ جادو کرنا اور کرانا صریح کفر اور حرام ہے اور جادوگر کی سزا اسلامی حکومت میں موت ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ شرک کے یہ اڈے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں حکومت کے مکمل تعاون اور پولیس کی ملی بھگت سے قائم ہیں۔ قبروں کی مجاوری بھی حرام خوری کا بڑا حصہ ہے۔ حکومت خود بھی بعض قبروں سے نذرانے بٹورتی ہے جبکہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع فرمایا اور قبروں پر چراغ جلانے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور یہ لعنت کا کاروبار جبے اور دستار کی آڑ میں کیا جا رہا ہے اور ایسا کرنے والوں کو شرم آتی ہے نہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے۔

ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ سے پوری طرح شرمایا کرو‘‘، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم اللہ تعالیٰ سے پوری طرح ہی شرماتے ہیں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ’’اللہ سے پوری طرح شرمانا یہ ہے کہ تو اپنے سر اور سر میں آنے والے خیالات کی پوری طرح نگرانی کرتا رہے اور پیٹ کے اندر جانے والی غذا کی دیکھ بھال کرتا رہے اور موت کے نتیجے میں گل سڑ جانے اور فنا ہو جانے کو یاد رکھے اور جو شخص آخرت کا طالب ہوتا ہے وہ دنیا کی زینت اور آرائش کو ترک کر دیتا ہے اور ہر موقع پر

آخرت کو ترجیح دیتا ہے۔ پس جو شخص ایسا کرتا ہے وہ اللہ سے پوری طرح شرمانے والا ہے''۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت کو نہ اللہ تعالیٰ سے کوئی شرم آتی ہے نہ ہی اس رب کے سامنے جوابدہی کا کوئی احساس پایا جاتا ہے۔ اس مضمون کو سمیٹنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ رزق حلال کی فضیلت اور برکت کا بھی مختصر ذکر کر دیا جائے تا کہ حلال پر قناعت اختیار کرنے والے مزید شکر گزاری اور دلجمعی کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت میں لگے رہیں۔

حلال روزی کمانا اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت اور بہت بڑی عبادت ہے بلکہ ساری عبادات کی قبولیت کا دارومدار ہی رزق حلال پر ہے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ میں کیا کروں تا کہ مستجاب الدعوات بن جاؤں؟ (یعنی میری دعائیں کیسے قبول ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنی خوراک پاکیزہ رکھو، تمہاری دعائیں قبول ہونگی۔ جو آدمی حرام کا ایک لقمہ کھاتا ہے، چالیس دن تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی'' (طبرانی)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''دیانتدار تاجر (جو اپنی تجارت حلال اور جائز ذرائع سے کرتا ہے) قیامت کے دن انبیاء و صدیقین اور شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا'' (ترمذی)

حبیبِ کبریا ﷺ کا فرمان ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچو تو تم سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے'' مزید فرمایا ''جو شخص 40 روز تک رزق حلال کھائے اللہ اس کے دل کو روشن کر دیتا ہے''۔

سیدنا عمرؓ فرماتے ہیں کہ ''میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ رزق خلال کی تلاش میں دو گھاٹیوں کے درمیان دوڑ دھوپ کرتے ہوئے موت آ جائے''۔

سیدنا لقمان اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہیں کہ حلال کمائی کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو کیونکہ جب آدمی تنگ دست ہوتا ہے تو اس کا دین کمزور ہو جاتا ہے، عقل کم ہو جاتی ہے، مروت ختم ہو جاتی ہے اور لوگ اسے حقیر سمجھنے لگتے ہیں۔

اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا ''حلال کی طلب جہاد ہے اور اللہ تعالیٰ پیشہ ور بندے کو پسند فرماتا ہے'' دوسری روایت ہے کہ ''ہاتھ کی کمائی سے بہتر کبھی کسی نے کھانا نہیں کھایا اور اللہ کے نبی (سیدنا) داؤدؑ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے''

حدیث مبارک ہے ''جو شخص حلال طلب کرے تا کہ سوال سے بچا رہے اور اپنی اولاد کی کفالت کرے اور ہمسایہ پر شفقت کرے (یعنی وہ ضرورت مند ہو تو اسکی مدد رزق حلال سے کرے) تو وہ اللہ سے اس حال میں ملیگا کہ اُس کا چہرہ دھوپ کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا''۔

رزقِ حلال سے دل میں ایمان و تقویٰ کا نور پیدا ہوتا ہے، عقل و فہم میں بصیرت حاصل ہوتی ہے، حلال کمانے اور کھانے سے عبادت کی لذت اور ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے۔ رزق حلال سے قلبی اور ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنا بِحلا لِکَ عَن حَرامِکَ، وَ اَغْنِنا بِفَضْلِکَ عَن مَّن سِواکَ، وصلی اللّٰہ علٰی نبینا محمد

صَلىَ الله
عليه وسلم